



4920CH15

ناصر کاظمی

(1925ء تا 1972ء)

ناصر رضا کاظمی نام، ناصر تخلص تھا۔ ان کی پیدائش انبالہ میں ہوئی۔ سینتالیس برس کی عمر میں اُن کا انتقال ہو گیا۔ اُن کی غزلوں کے شعری مجموعے 'برگِ نئے' (1954ء) اور 'دیوان' (1957ء) ہیں۔ تیسرا مجموعہ 'پہلی بارش' انتقال کے بعد 1975ء میں شائع ہوا۔ ان کی دونوں کتابیں بھی ہیں، ایک ان کی ڈائریوں کا مجموعہ 'ناصر کاظمی کی ڈائری' اور دوسرا ان کے مضامین کا مجموعہ 'خشک چشمے کے کنارے'۔ وہ 'وراثی نو' اور 'ہمایوں' کے مدیر بھی رہے۔

ناصر کاظمی جدید غزل کے نمائندہ شاعر ہیں۔ اُن کی غزلیں اپنے دھیمے لہجے، دے دے درد اور جدید طرز احساس کی وجہ سے ممتاز ہیں۔ وہ اکثر ایسے الفاظ بھی استعمال کرتے ہیں جو غزلیہ شاعری میں عام نہیں تھے۔ ناصر کاظمی کے کلام میں بے حد تازگی ہے۔ اُنھوں نے اردو غزل کی داخلیت اور دروں بینی کو اپنے عہد کی عام اداسی کا ترجمان بنایا ہے۔

غزل



4920CH16

ترے خیال سے لو دے اُٹھی ہے تنہائی شبِ فراق ہے یا تیری جلوہ آرائی
 تو کس خیال میں ہے منزلوں کے شیدائی انہیں بھی دیکھ، جنہیں راستے میں نیند آئی
 رہ حیات میں کچھ مرحلے تو دیکھ لیے یہ اور بات تری آرزو نہ راس آئی
 یہ سانحہ بھی محبت میں بارہا گزرا کہ اس نے حال بھی پوچھا تو آنکھ بھر آئی
 کھلی جو آنکھ تو کچھ اور ہی سماں دیکھا وہ لوگ تھے نہ وہ جلسے، نہ شہرِ رعنائی
 پھر اُس کی یاد میں دل بے قرار ہے ناصر
 بچھڑ کے جس سے ہوئی، شہرِ شہرِ رسوائی

ناصر کاظمی

سوالوں کے جواب لکھیے

1. منزلوں کے شیدائی کے لیے شاعر کا کیا مشورہ ہے؟
2. درج ذیل شعر میں شاعر نے کس لطیف احساس کی عکاسی کی ہے؟
یہ سانحہ بھی محبت میں بارہا گزرا
کہ اس نے حال بھی پوچھا تو آنکھ بھر آئی
3. آنکھ کھلنے کے بعد، شاعر نے کیا سماں دیکھا؟